الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Ayesha**
Address :> **karachi,Pakistan**
Subject :> **AQAID**
Writer :> طاہر مسعود

Serial No :> **7761**
Fatwa No :>
Date :> **3/1/2010**
Email :>

Mera pehhla sawal yeh hai k kitabo mein likha hota hai k is raat ko itni nafil rakat parhay har rakat mein koi na koi wajifa kaha jata hai k itni baar parhayn kia yeh cheez kahen se sabit hai??
*mera dosra sawal yeh hai k Muhammmd Mustufa Salal lahu Alih-e Wasalam ko NOOR kehna drust hai? mujhe is ka jawab Quran ki roshni mein chahiay kia unhai QUran mein kahen bhi NOOR kehkar Mukhatib kia gaya hai? Quran mein unhai Bashar Kehkar pukara gaya hai? Please mujhe is ka jawab detail mein dijiaga kia yeh Biddat to Nahi?noor se murad roshni hai kaha jata hai k Muhammd Mustufa Salal lahu Alih-e Wasalam ne mairaj noor ban k ki wo roshni ban k asmaan pe gay??? in baton mein kahan tak sachai hai?

میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ اس رات کو اتنی نفل رکعات پڑھے۔ ہر رکعت میں کوئی نہ کوئی وظیفہ کہا جاتا ہے کہ اتنی بار پڑھیں کیا یہ چیز کہیں سے ثابت ہے۔
میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور کہنا درست ہے؟ مجھے اس کا جواب قرآن کی روشنی میں چاہیے۔ کیا انہیں قرآن میں کہیں بھی نور کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے؟ قرآن میں انہیں بشر کہہ کر پکارا گیا ہے؟ براہ کرم! مجھے اس کا جواب تفصیل سے دیا جائے کیا یہ بدعت تو نہیں؟ نور سے مراد روشنی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج نور بن کر کی ہے وہ روشنی بن کے آسمان پر گئے ہیں ان باتوں میں کہاں تک سچائی ہے؟

## الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ کسی مخصوص طرز سے نوافل پڑھنے کے متعلق کوئی صحیح روایت ہماری نظر سے نہیں گزری۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ نوافل مشائخ میں سے کسی نے پڑھے ہوں اور پھر یہ مشہور ہو گئے ہوں۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوع کے اعتبار سے بشر ہیں بلکہ بنی نوع انسان کے سردار ہیں۔ قرآن مجید میں صراحۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہلوایا گیا: "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجیے میں تم جیسا ہی ایک بشر (انسان) ہوں۔ اس لیے ذات کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور کہنا درست نہیں۔ بلکہ نصوصِ قطعیہ کے خلاف ہے۔ البتہ صفات کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "نورِ ہدایت" ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلقِ خدا کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر راہِ ہدایت دکھانے والے ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد الآیۃ (کھف: ۱۱۰)۔

قال الشوکانی فی تفسیرہ فتح القدیر تحتہ: ای ان حالی مقصور علی البشریۃ لا یتخطاھا الی الملکیۃ، ومن کان ھکذا فھو لا یدعی الاحاطۃ بکلمات اللہ الا انہ امتاز عنھم بالوحی الیہ من اللہ سبحانہ فقال (یوحی الی) وکفی بھذا الوصف فارقا بینہ وبین سائر انواع البشر الخ (ج: ۳، ص: ۳۷۱)۔

(جاری ہے۔۔۔)

وقال تعالیٰ: قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل: ۹۳)۔

وقال الشوکانی تحتہ: من البشر لا ملکا حتی اصعد السماء (فتح القدیر، ج۲، ص۲۷۸)۔

وقال تعالیٰ: قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین یهدی به اللہ من اتبع رضوانه سبل السلام ویخرجهم من الظلمت الی النور باذنه الآیۃ (المائدۃ)۔

وفی مشکوۃ المصابیح: عن عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر خمسا فقیل له ازید فی الصلوۃ فقال وما ذاک قالوا صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم وفی روایۃ قال انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الخ (ج:۱، ص:۹۲، باب السہو)۔

وفی سنن الترمذی: عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر الخ (ج:۲، ص:۲۰۲)۔

(۳-۴) قرآن کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ نور کہہ کر پکارا گیا اور نہ ہی بشر کہہ کر، بلکہ صفات کے ساتھ مخاطب کیا گیا جیسے یا ایها المدثر، یا ایها المزمل وغیرہ۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہلوایا گیا جیسا کہ نمبر ۲ کے جواب میں گزرا۔

(۵- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا تو بدعت نہیں۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار عقل ونقل کے خلاف ہے۔

۶- یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے بارے میں جمہور علماء کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ جسمانی تھی نہ کہ روحانی۔

قال القرطبی: وذهب معظم السلف والمسلمین الی انه کان اسراء بالجسد وفی الیقظۃ، وانه رکب البراق بمکۃ، ووصل الی بیت المقدس وصلی فیه ثم اسری بجسده۔ وعلی هذا تدل الاخبار التی اشرنا الیها والآیۃ۔ ولیس فی الاسراء بجسده وحال یقظته استحالۃ ولا یعدل عن الظاهر والحقیقۃ الی التاویل الا عند الاستحالۃ ولو کان مناما لقال بروح عبده ولم یقل بعبده (الجامع لاحکام القرآن، ج:۱۰، ص۱۳۶)۔

وفی شرح فقه الاکبر لملا علی القاری: (وخبر المعراج) ای بجسد المصطفی صلی اللہ علیه وسلم یقظۃ الی السماء ثم الی ما شاء اللہ تعالی من المقامات (حق) ای حدیثه ثابت بطریق متعدده (فمن رده) ای ذلک الخبر ولم یؤمن بمقتضی ذلک الاثر (فهو ضال مبتدع) ای جامع بین الضلالۃ والبدعۃ الخ (ص۱۱۱)۔ واللہ اعلم

محمد طاہر مسعود عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۸/۴/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
مسعود حسن صدیقی
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ